حدیث وسنت

پروفیسر زاہدہ شبنم

وحی بصورت خواب؛ مقاصد اور حکمتیں

عن أم الفضل قالت:رأيت كأن في بيتي عضوًا من أعضاء رسول الله ﷺ قالت:فجزعت من ذلك فأتيت رسول الله ﷺ فذكرتُ ذلك لهٗ فقال: «خيرًا، تلد فاطمة غلامًا فتكفلينه بلبن ابنك قثم» قالت: فولدت حسنًا فأعطيته فأرضعته حتى تحرك أو فطمته، ثم جئت به إلى رسول الله ﷺ فأجلسته في حجره فبال، فضربت بين كتفيه، فقال: «ارفقي بابني رحمك الله أو أصلحك الله أو جعتِ ابني؟» قالت: قلتُ يارسول الله ﷺ! اخلع إزارك والبس ثوبًا غيره حتى أغسله، قال:«إنما يغسل بول الجارية وينضح بول الغلام»[1]

''میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر میں رسول اللہ ﷺ کے اعضاے شریفہ میں سے ایک عضو ہے۔ میں اس سے پریشان ہوئی اور رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا تو آپؐ نے فرمایا: اچھی بات ہے، فاطمہ ایک لڑکا جنے گی تو تم اپنے بیٹے قثم کے دودھ کے ذریعے اس کی کفالت کروگی۔ وہ کہتی ہیں کہ فاطمہ نے حسن کو جنم دیا اور اسے میرے سپرد کر دیا۔ میں نے اسے دودھ پلایا حتیٰ کہ وہ ہوشیار ہوگیا یا حتیٰ کہ میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا۔ پھر میں اسے آنحضور ﷺ کے پاس لائی اور آپ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا تو بچے نے پیشاب کر دیا جس پر میں نے اس کے کندھوں کے درمیان مارا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بیٹے سے نرمی کا برتاؤ کرو، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے یا تیری حالت کو درست فرما دے تو نے میرے بیٹے کو تکلیف دی ہے۔ اس نے کہا: میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! اپنی چادر اُتار کر کوئی اور کپڑا پہن لیجئے تاکہ اسے میں دھو دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے جبکہ لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔''

[1] سنن ابن ماجہ:۳۹۲۳،مسند احمد:۶/۳۹۹

www.KitaboSunnat.com

خواب ایک حقیقت ہے اور نبی کریم ﷺ کا خواب وحی ہوتا ہے اور اس کی صحیح تعبیر ایک مبارک علم ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے انبیا، پھر ان کے متبعین کو دیتا ہے۔ خواب کو عربی میں 'رؤیا' کہتے ہیں اور حدیث میں رؤیا کی نسبت اللہ کی طرف کی گئی ہے۔[۲] خواب کے لئے ایک لفظ حُلُم بھی بیان کیا جاتا ہے جس کی نسبت شیطان کی طرف کی گئی ہے۔[۳] رؤیا کو 'رؤیا صالحہ' اور حلم کو 'رؤیا السوء' بھی کہا جاتا ہے۔[۴] خوابوں کی ایک تیسری قسم بھی بتائی جاتی ہے جو پراگندہ خیالات پر مبنی ہوتے ہیں۔ حدیث میں اس کی تعبیر 'خودکلامی' سے کی گئی ہے۔[۵] برے اور ڈراؤنے خواب شیطانی ہوتے ہیں، ان کے نظر آنے پر

- بائیں کندھے کی طرف نَفث یعنی تھوتھو کرنا۔
- تعوذ یعنی أعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا اور
- پہلو بدل لینا سنت ہے۔[۶]

ایسے خوابوں کو بزبانِ رسالت مآب ﷺ 'نیند میں شیطان کی تفریح' قرار دیا گیا ہے۔[۷] لہٰذا ان خوابوں کا کسی دوسرے کے سامنے اظہار کرنے اور ان کی تعبیر کروانے سے منع فرمایا گیا ہے۔[۸] جب کہ رؤیا صالحہ کو مُبَشِّرَات[۹] قرار دیا گیا اور ان کی تعبیر کروانے کو پسند کیا گیا۔ البتہ خواب ہمیشہ اپنے دوست یعنی خیر خواہ یا نیک مخلص عالم سے ہی بیان کرنا چاہئے۔[۱۰] صحابہ کرامؓ پسند کرتے تھے کہ وہ رؤیا صالحہ دیکھیں تاکہ آپ ﷺ سے تعبیر کرواسکیں۔[۱۱]

یہ درست ہے کہ رؤیا صالحہ نبوت کا حصہ ہے لیکن کتنے فیصد؟ اس میں مختلف احادیث میں مختلف تعداد آتی ہے: چھیالیس فیصد (۴۶%)[۱۲]، پینتالیس فیصد (۴۵%)[۱۳] اور ایک حدیث میں ستر (۷۰) اجزاے نبوت میں محض ایک جز کو رؤیا صالحہ قرار دیا گیا ہے۔[۱۴] سب

---

② صحیح مسلم:۲۲۶۱ ③ ایضاً ④ ایضاً
⑤ ایضاً:۲۲۶۳ ⑥ ایضاً:۲۲۶۱ ⑦ ایضاً:۲۲۶۶
⑧ ایضاً:۲۲۶۱ ⑨ صحیح بخاری:۶۹۹۰
⑩ صحیح مسلم:۲۲۶۱ ⑪ صحیح بخاری:۷۰۳۰
⑫ ایضاً:۶۹۸۳ ⑬ صحیح مسلم:۲۲۶۲

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ روایات میں (۴۶%) منقول ہے اور امام بخاریؒ نے اسے ہی اہمیت دی ہے بلکہ وہ کتاب التعبیر میں جتنی روایات لائے ہیں، سب میں ۴۶% ہی مذکور ہے اور یہی بات جمہور علماء کے ہاں بھی مقبول ہے۔

سنن ابوداؤد کی شرح میں منذریؒ نے اس کی مختلف توجیہات بھی پیش کی ہیں:

- چونکہ نبوت کا عرصہ ۲۳ سال پر محیط ہے اور ماقبل نبوت عرصہ چھ ماہ آپ کو خواب دکھلائے گئے جو کہ نبوت کے عرصہ کا چھیالیسواں حصہ ہے۔
- مؤمن کے لئے چھیالیس فیصد اور فاسق کے لئے ۷۰ میں سے ایک حصہ ہے۔⑮ لیکن امام منذریؒ شاید اس طرف نہیں گئے کہ یہ عرصہ سے متعلق نہیں بلکہ علم نبوت میں سے چھیالیسواں حصہ مراد ہے۔⑯ اس لئے کہ انبیاء علیہم السلام کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں، قرآنِ مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کا تفصیلی تذکرہ ہے:

﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِيْنِ وَنَادَيْنٰهُ أَنْ يّٰإِبْرَاهِيمُ. قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ﴾⑰

''پھر جب وہ (بچہ) اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے، تو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: میرے پیارے بچے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ ابّا! جو حکم ہوا ہے، اسے بجا لائیے۔ ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ غرض جب دونوں مطیع ہوگئے اور اس (باپ) نے اس (بیٹے) کو پیشانی کے بل گرا دیا۔ تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم! یقیناً تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا، بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔''

اور اسی خواب کو بنیاد بنا کر اُنہوں نے اپنے فرزندِ گرامی اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کی کوشش کی۔ اُنہوں نے اسے اپنے ربّ کا حکم قرار دیا اور نبی کو بذریعہ وحی ہی حکم دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ابراہیم [illegible] پر نکیر فرمانے

⑭ [illegible] ⑮ مختصر سنن ابی داؤد للمنذری مع معالم [illegible] ۷/۲۹۶

⑯ ایضاً: ۷/۲۹۷ ⑰ سورہ الصافات: ۱۰۲ تا ۱۰۵

www.KitaboSunnat.com

کے بجائے اسی واقعہ کو قرآن کا حصہ بنا دیا، جو اِس بات پر دلیل ہے کہ انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ

وكان الأنبياء يوحٰى إليهم في منامهم كما يوحٰى إليهم في اليقظة[18]

''انبیاء علیہم السلام کو خواب میں بھی اسی طرح وحی کی جاتی ہے جس طرح حالتِ بیداری میں وحی کی جاتی ہے۔''

اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ کو خواب دکھلائے گئے، کبھی ان خوابوں میں براہِ راست وہی مناظر دکھلائے گئے کہ جن کی تعبیر کی ضرورت نہیں تھی بلکہ صبح ہوتے ہی بلا کم و کاست وہی حالات و واقعات پیش آتے۔[19] اور کبھی خوابوں میں علائم و آثار دکھائے جاتے جن کی تعبیر و تاویل کی جاتی اور وہ تعبیر بھی آپ ﷺ زبانِ ناطقِ وحی سے خود فرماتے۔[20] لہٰذا یہ کہنا بالکل درست ہے کہ آپ ﷺ کے خواب وحی کی ایک صورت تھی، اسی لئے وحی کی متعینہ صورتوں میں ایک خواب بھی ہیں، اور اسی لئے آپ ﷺ نے نبوت کے بعد مبشرات من النبوة کی خبر دی یعنی کہ علم نبوت کے تمام اجزا اُٹھ جائیں گے، لیکن آثار و علائم کے ذریعے مبشرات دی جائیں گی، اور یہی آثار و علائم 'مبشرات' یعنی رؤیاے صالحہ ہیں۔ اب ''من علم علمه ومن جهل جهله'' کے مصداق ہر بندہ اپنے عقل و علم کی مدد سے اپنا حصہ اس میں سے وصول کر لے گا، چونکہ غیر نبی کی تعبیرِ خواب نبوی بصیرت کے بغیر ہوتی ہیں لہٰذا وہ غلط بھی ہوسکتی ہیں اور صحیح بھی جیسے صلح حدیبیہ سے پہلے آپ ﷺ کو خواب میں عمرہ، طواف اور سعی وغیرہ کرتے دکھلایا گیا، لیکن جب عمرہ نہ کیا جاسکا تو کچھ لوگوں نے کہا کہ خواب تو عمرہ کا تھا۔ جبکہ اللہ نے صلح حدیبیہ جیسے بظاہر مشکل معاہدے کو 'فتح مبین' قرار دیا۔[21] اور اسی سورہ میں آگے چل کر آپ ﷺ کے خواب کو سچا اور حقیقت کر دینے کی نوید سنائی گئی:

﴿لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ

---

(18) منذری، مختصر سنن ابی داؤد: ۷/۲۹۶
(19) صحیح بخاری: ۳
(20) صحیح مسلم: ۲۲۷۰
(21) سورۃ الفتح: ۱

www.KitaboSunnat.com

مِن دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا﴾ (۲۲)

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا خواب سچا کر دکھایا کہ ان شاء اللہ تم یقیناً پورے امن و امان کے ساتھ مسجدِ حرام میں داخل ہو گے سر منڈواتے اور سر کے بال کترواتے ہوئے (چین کے ساتھ) نڈر ہو کر۔ وہ ان اُمور کو جانتا ہے جنہیں تم نہیں جانتے، پس اس نے اس سے پہلے ایک نزدیک کی فتح تمہیں میسر کی۔''

تو یہاں کچھ لوگ جو اس نبوی خواب کی صحیح تعبیر نہ کر سکے تھے،اور یہ امر ان کے لئے مایوسی کا سبب بنا تھا،لیکن رسول اللہ ﷺ خوش تھے کہ آپؐ نے خواب کی وحی کے ذریعے صلح کو آثار و علائم میں دیکھ لیا تھا۔ دراصل خواب اور نبوی تعبیر دونوں وحی ہیں،حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت کا آغاز بھی خواب پر مشتمل وحی سے ہوا اور آپ ﷺ پر غارِ حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی تو وہ بیداری کی طرح خواب میں بھی نازل ہوئی تھی۔طبری کی روایت ہے:

«فجاء ني جبريل وأنا نائم،بنمط من ديباج، فيه كتاب فقال: اقرأ،فقلت: ما أقرأ. فغتّني حتى ظننتُ أنه الموت، ثم أرسلني،... فقال: اِقرا، فقلت: ماذا أقرأ؟،...قال: ﴿اِقْرَأْ بِسْمِ رَبِّكَ ......الخ﴾ قال: فقرأتها،قال: ثم انتهى، ثمَّ انصرف عني،وهببتُ من نومي وكأنما كتب في قلبي كتابا»

''میں سویا ہوا تھا۔میرے پاس جبریل آئے ان کے پاس ریشمی غلاف تھا جس میں ایک کتاب تھی انہوں نے مجھے کہا: پڑھو! میں نے کہا کیا پڑھوں؟ اس نے مجھے ڈھانپ لیا حتی کے میں نے خیال کیا کہ موت آگئی ہے۔پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھو۔میں نے کہا کیا پڑھوں۔ اس نے کہا پڑھو۔إقْرَأ بِسْمِ ...... الخ میں نے یہ پڑھا تو میری یہ کیفیت ختم ہوگئی اور وہ چلے گئے۔مجھے میری نیند سے بھی کچھ عطا کیا گیا ہے۔گویا کہ میرے دل میں کتاب لکھ دی گئی ہے۔''

طبرانی میں اس کے بعد حالتِ بیداری میں جبرئیل کے آنے کا بھی ذکر ہے۔سیرت ابن ہشام میں بھی اس خواب کا تذکرہ ہے۔(۲۳) لیکن عالم بیداری میں جبرئیل کے آنے کا واقعہ نہیں ہے۔حافظ ابن کثیر نے اس روایت کو معتبر تسلیم کیا ہے اور اس پر ان الفاظ میں تبصرہ کیا ہے کہ

(۲۲) سورۃ الفتح: ۲۷

www.KitaboSunnat.com

''حضرت جبرئیل علیہ السلام کا خواب میں آنا بیداری کے عالم میں آنے کے لئے آپ ﷺ کی ذہنی تیاری کے لئے تھا۔''[44]

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے بھی اس روایت کا تذکرہ کیا ہے۔[45] اور آپ اس کے ساتھ حضرت عائشہ کی حدیث بھی بطریق ابی الاسود عن عروہ لے کر آئے ہیں:

أن النبی ﷺ کان أول شانه یریٰ في المنام......[46]

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ

أول ما بدئ به رسول الله من الوحي الرؤيا الصالحة في النوم[47]

''وحی کا آغاز جس اسلوب پر ہوا وہ رؤیاے صالحہ تھے جو عالم نیند میں آپ ﷺ نے دیکھے۔''

اس حدیث کے الفاظ پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا باقاعدہ وحی کے ظاہری نزول سے پہلے کے چھ ماہ کے دوران عالم نیند میں دکھلائے گئے خوابوں کو وحی کہہ رہی ہیں۔ درحقیقت یہ وحی ہی ہیں اور خواب کو اسالیبِ وحی میں سے ایک اُسلوب قرار دینا ان کی فقیہانہ بصیرت اور علمی بیداری کی بہترین مثال ہے۔ اسی حدیث میں آگے فرماتی ہیں:

فکان لا یریٰ رؤیا إلا جاء ت مثل فلق الصبح[48]

''رات کو آپ ﷺ جو کچھ دیکھتے، وہ سپیدۂ صبح کی طرح دن میں حقیقت بن جاتا ہے۔''

گویا دن میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات اور حرکات وسکنات کی خبر اللہ تعالیٰ ان کو وحی یعنی خواب کے ذریعے دے دیتا۔ باقاعدہ وحی جلی کے آغاز کے بعد بھی آپ ﷺ سے خوابی وحی یا وحی فی المنام کا سلسلہ بند نہیں کیا گیا۔ بلکہ بعض خبریں اور احکام کسی مصلحت کے تحت براہِ راست وحی کے بجائے وحی کے دوسرے طریقوں جن میں خواب اور الہام شامل ہیں کے ذریعے آپ ﷺ تک پہنچائی جاتیں۔

وحی کے لئے ایک ہی طریقہ اور اُسلوب اختیار کرنے کی بجائے مختلف اسالیب کیوں

---

(43) سیرۃ ابن ہشام: ۱/۲۳۶
(44) البدایہ والنھایہ: ۳/۶
(45) فتح الباری: ۱/۳۱
(46) ایضاً
(47) صحیح بخاری: ۳
(48) ایضاً

www.KitaboSunnat.com

اختیار کیے گئے؟ یقیناً اس میں کئی حکمتیں پنہاں ہوں گی اور یہ اس موضوع پر دادِ تحقیق دینے والوں کے لئے ایک وسعت پذیر موضوع ہے، لیکن میرے مطالعہ کا ماحصل یہ ہے کہ انسانی ضروریات کی تکمیل کے لئے مختلف اسالیب اختیار کئے جاتے ہیں، اور عہدۂ نبوت بھی انسانی ضروریات کی تکمیل کے لئے مقرر کیا گیا، اگرچہ اللہ کی قدرت اس سے بہت بلند ہے کہ وہ ضروریات کے رخ اور مقاصد کی محتاج ہو اور اس کے لئے ضروریات کو تبدیل کرنا، ان کی ہیئت کو بدل دینا یا ان کی تکمیل ایک ہی اُسلوب سے کر دینا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ایسے ہی وہ ضروریات کو بغیر کسی طبعی شکل اور سہارے کے بھی لوگوں کو پورا کرنے کی توفیق دے سکتا ہے۔ انبیاء کرام کے ہاتھوں پر اسی توفیق کے اظہار کا نام معجزہ ہے جیسے پانی کی ضرورت لاحق ہونے پر اللہ کے لئے کوئی مشکل نہ تھا کہ وہ کوئی چشمہ جاری فرما دیتا، کسی چشمے کا زمین پر ظہور مروجہ فطرت کے مطابق ہوتا، لیکن اس کے لئے رسول اللہ ﷺ کی اُنگلیوں کے درمیان چشمے کی ہیئت پیدا کرنا اور آپ ﷺ کے لعابِ دہن کی برکت سے پانی کے چند قطروں یا ایک گھونٹ کو چشمہ بنا دینا مافوق الفطرت اُسلوبِ حاجت روائی تھا جس کا مقصدِ عظیم نبی کریم ﷺ کی نبوت کو سچا ثابت کرنا اور آپ ﷺ کے پیروکاروں کے ایمان میں اضافہ کرنا تھا۔ کیونکہ اللہ مؤمنین کے ایمان میں اضافہ کے لئے امکانات و ماحول پیدا کرتا رہتا ہے حالانکہ یہ عین ممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پانی کی ضرورت لاحق نہ ہونے دیتا۔

دراصل ہر دور کا انسان کچھ مافوق الفطرت کارکردگیاں دیکھنے کا فطری تجسس رکھتا ہے، لہٰذا اس کے فطری تجسس کی تسکین کے لئے دیگر اسالیب اختیار کرنے پڑے۔ اسی طرح انسان بشارتوں اور امداد کے لئے مختلف حسیات سے تائید پانا چاہتا ہے۔ کبھی حقیقت میں مجرم کو دی گئی سزا یا دھمکی کچھ اثر نہیں دکھاتی، لیکن خواب میں ڈراؤنا انجام اُسے برائی سے دور ہونے میں مکمل مدد مہیا کر رہا ہوتا ہے اور کبھی حقیقی بیداری میں تسلی کے الفاظ بے اثر ہو جاتے ہیں تو عالم نیند میں دی گئی تسلی سب غم تحلیل کر دیتی ہے۔ اسی طرح لوگوں کے سامنے اپنے پیامبر کو معتبر بنانے کے لئے ہی اُسے معجزات دیئے جاتے ہیں، بالکل اسی طرح وحی کبھی خفیہ، کبھی ظاہری، کبھی

رات کو، کبھی دن میں، کبھی فرشتے کا انسانی شکل میں، کبھی فرشتے کی اصلی ہیئت پر، کبھی غیبی آواز سے، کبھی خواب میں، کبھی الہام کرکے، کبھی القا کرکے اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر پر نازل کرتا ہے اور پھر ہر اُسلوب سے دی گئی وحی کو سچ کر دکھاتا ہے۔ مقصود یہ ثابت کرنا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی تمام حسیات اور تمام حالتیں مکمل طور پر شیطان سے محفوظ اور مامون ہیں۔ آپ ﷺ مکمل طور پر ذہنی آسودگی کے حامل ہیں اور آپؐ کے شعور کی طرح لاشعور اور تحت الشعور بھی اللہ کے مقرر کردہ فرشتوں کے ظاہری اسباب کے ساتھ محفوظ کردیئے گئے ہیں۔ جنون کی کوئی کیفیت آپ ﷺ پر کبھی طاری نہیں ہوسکتی اور اپنے مضبوط ہوش وحواس آپؐ کبھی گم نہیں پاتے۔[٢٩]

وہ اَحکام جو بذریعہ خواب وحی کیے گئے، ان میں سے سب سے اہم کلماتِ اذان ہیں۔ اگرچہ کلماتِ اذان کا خواب آپ ﷺ نے خود نہیں دیکھا، لیکن آپ جن خوابوں کی تعبیر فرما دیں چونکہ وہ تعبیر زبان ناطقِ وحی سے دی جاتی ہے لہٰذا اُسے بھی وحی کا درجہ حاصل ہوگا۔ اس میں ہماری دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ کے سامنے جو بات یا کام کیا جاتا اور آپؐ اس کو پسند فرماتے یا پھر اس کی نکیر نہ فرماتے وہی 'تقریری حدیث' کہلاتی ہے۔ لہٰذا اذان کے کلمات جو خواب میں صحابی کو بتائے گئے، وہ آپ ﷺ کی تقریری حدیث ہے اور حدیث عقیدۂ اہل السنہ والجماعت کے مطابق وحی ہے۔

البتہ مختلف نوعیت کی خبریں جو کئی مواقع پر آپ ﷺ کو بذریعہ خواب وحی کی گئیں، وہ پانچ اسباب کے تحت کی گئیں:

① ایقان ویقین میں پختگی کا سبب
② خانگی تفکرات سے آزادی اور قلبی سکینت کا سبب
③ اُنسیت پیدا کرنے کا سبب
④ علوم نبوت کی صداقت کا سبب
⑤ کسی شخص کے احوالِ آئندہ سے آگاہی کا سبب

[٢٩] فتح الباری: ۱۰۵،۱۰۴/۲

www.KitaboSunnat.com

ان کی تفصیل یہ ہے:

① پچھلے صفحات میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کا آپ ﷺ کے خواب میں آ کر پہلی وحی ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ﴾(۳۰) دینے کی تفصیل دی گئی، یہ آپ ﷺ کی ذہنی تیاری کے لئے تھا اور یہی ذہنی تیاری یقین وایقان کی پختگی کا سبب تھا جیسے کہ ابن کثیرؒ کے حوالہ سے سلف کا فہم گزر چکا ہے۔

② نبوت کے گیارھویں سال آپ ﷺ کے نہایت حزین ہونے کی بنا پر پورے سال کو عام الحزن قرار دیا گیا۔ آپ ﷺ کے سرپرست چچا اور گھر میں ڈھارس بندھانے والی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ دونوں داغِ مفارقت دے گئے۔ اس حالت کو شاید کوئی امتی محسوس نہیں کرسکتا، بس ہلکا سا اندازہ وہ شخص کرسکتا ہے جو خود ناگفتہ بہ حالات میں کسی مضبوط ظاہری سہارے اور تھپکی دے کر ہمت بندھانے والے ہاتھوں سے محروم ہو جائے۔ اس نہایت سخت وقت اور نہایت شدید حالات میں رسول اللہ ﷺ کو ضرورت تھی ذہنی سکینت کی، خانگی اُمور کے تفکرات سے آزادی کی، اور قلبی کیفیات کے اطمینان کی، چنانچہ آپ ﷺ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تصویر خواب میں دکھلائی گئی اور یہ وحی کیا گیا کہ یہ آپ ﷺ کی زوجہ ہوں گی۔ دراصل رسول اللہ ﷺ کی خانگی زندگی، محبت واُلفت اور تعلقات وصحبت سب شیطانی ہتھکنڈوں سے محفوظ و مامون تھی۔ لہٰذا آپ ﷺ کی شادی بھی حکم الٰہی ہوتا تھا۔(۳۱)

بہرحال صحیح بخاری اور مسلم کے علاوہ بھی آپ ﷺ کا یہ خواب دیگر کتبِ حدیث میں موجود ہے:

«أريتك في المنام مرتين، إذا رجل يحملك في سرقة من حرير، فيقول: هذه امرأتك، فأكشفها فإذا هي أنت، فأقول: إن يكن هٰذا من عند الله يمضه»(۳۲)

''مجھے خواب میں دو مرتبہ تم دکھلائی گئی، کہ ایک آدمی تھا جو ریشم کے غلاف میں تمہیں اُٹھائے

(۳۰) سورہ العلق: ۱ تا ۵ (۳۱) سورہ الاحزاب: ۳۶، ۳۷

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھا، اس نے بتایا کہ ''یہ آپؐ کی بیوی ہے۔'' جب میں نے اُسے کھولا تو وہ تم تھی۔ میں نے سوچا: یہ خواب اللہ کی طرف سے ہوا تو اللہ اسے ضرور پورا کرے گا۔''

③ مسلمان مکہ مکرمہ میں نہایت مظلومی کی زندگی گزار رہے تھے۔ آپ ﷺ ایک جامع نظام رکھنے کے باوجود مکہ مکرمہ میں اس کا نفاذ تو ایک طرف، کھلے عام ذاتی حیثیت میں عمل بھی نہیں کر سکتے تھے۔ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسی کوشش کی، اُنہیں شدید تکالیف دی گئیں۔ ابوذر غفاریؓ حالانکہ مکی نہ تھے، نہ ہی قریشی تھے اور نہ ہی ان کے حلیف، اس کے باوجود اُنہیں اعلانیہ عمل کی کوشش پر کس طرح پیٹا گیا جس کی تفصیلات کتبِ حدیث و تاریخ میں موجود ہیں۔[۴۳] چنانچہ ایک طرف شعور وحواس تھے کہ وہ اس ظلم کی چکی سے نکلنے کی ہر طرح کوشش فرما رہے تھے اور دوسری طرف بیت اللہ کی محبت تھی کہ اس کا جوار چھوڑنا قطعاً آسان نہ تھا، جبکہ اللہ نے آپ ﷺ کی شریعت کے عملی اظہار کا مرکز 'مدینہ منورہ' کو مقرر فرمایا تھا۔ اور مکہ کے باسی رہائش کیلئے مکہ پر کسی کو فوقیت نہیں دیتے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو 'یثرب' کی سرزمین سے اُنسیت پیدا کرنے کے لئے بذریعہ خواب وحی کی اور دارِ ہجرت کی اطلاع دی۔ امام بخاریؒ نے آپ ﷺ کے اس خواب کو مختلف ابواب میں اپنی اجتہادی بصیرت کے ساتھ ذکر کیا ہے:

عن أبي موسٰى أراه عن النبي ﷺ قال: «رأيتُ في المنام أني اُهاجر من مكة إلى أرض بها نخل......»[۴۴]

''سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں مکہ سے کھجوروں والی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں۔''

پس اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ ﷺ کو دارِ ہجرت سے اُنسیت پیدا ہوئی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وقتاً فوقتاً اس سے آگاہ کرتے رہے جس سے نبوت کی صداقت کا بھی اہتمام ہوا۔

---

[۴۲] صحیح بخاری: ۷۰۱۱

[۴۳] صحیح بخاری: ۳۵۲۲

[۴۴] ایضاً: ۳۶۲۲

www.KitaboSunnat.com

④ نبوت اور علومِ نبوت کی صداقت کے اسباب مہیا کرنا بھی لازمی تھے تاکہ لوگوں کے ذہنوں کے شکوک وشبہات کو دور کیا جاسکے، اگرچہ عہدِ رسالت کے مسلمانوں کا ایمان بڑا مضبوط تھا،لیکن وحی خواب کے اس اُسلوب سے دوطرح کا فائدہ حاصل ہوا: اس دور کے مسلمانوں کی مضبوطی کا امتحان لیا گیا اور آئندہ آنے والے اَدوار کے مسلمانوں میں علومِ نبوت کے بارے میں اوہام وشکوک کو رفع کیا گیا اور ساتھ ہی ساتھ اُنہیں اپنے دور کے احوال میں صراطِ مستقیم کی تلاش کے لئے حساس کردیا گیا۔

آپ ﷺ نے آنے والے اَدوار کے آثار وعلائم بتائے اور فتنوں کی پیش گوئیاں کیں۔حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

استيقظ النبي ﷺ ذات ليلة ، فقال: سبحان الله ماذا أنزل الليلة من الفتن وماذا فتح من الخزائن ، أيقظوا صواحب الحجر ، فَرُبَّ كاسية في الدنيا عارية في الآخرة [۳۵]

''ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیند سے جاگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! آج رات کتنے فتنے نازل کئے گئے اور کتنے خزانے فتح کئے گئے۔ حجرے والیو! جاگو، کتنی ہی عورتیں ہوں گی جو دنیا میں کپڑے پہنتی ہیں مگر آخرت میں ننگی ہوں گی۔''

اس باب میں زینب بنت جحش کی حدیث بھی آتی ہے جو اہل عرب کے بارے میں ہے۔[۳۶]

⑤ اسی طرح کسی شخص کی دلجوئی کرنا اللہ کو پسند ہوتا تو بذریعہ خواب اس کے اَحوال کی وحی آپ ﷺ پر کردی جاتی۔ایک مرتبہ آپؐ نے اپنا خواب بیان فرمایا:

«دخلتُ الجنة فإذا أنا بقصر من ذهب؟ فقلت: لمَن هذا؟ ' فقالوا: لرجل من قريش فما منعني أن أدخله يا ابن الخطاب إلا ما أعلم من غيرتك» قال: وعليك أغار يا رسول الله؟[۳۷]

''میں جنت میں داخل ہوا۔اچانک میں نے سونے کا محل دیکھا۔میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: قریش کے ایک آدمی کا ہے۔اے ابن خطاب: مجھے تیری غیرت نے اس محل میں داخل ہونے سے روک دیا۔سیدنا عمرؓ نے فرمایا: یا رسول اللہؐ! کیا میں آپ پر غیرت کھاؤں

---

③⑤ صحیح بخاری:۱۱۵

③⑥ ایضاً:۳۵۹۸

www.KitaboSunnat.com

⑥ غلبہ شریعتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام پر یقین میں اضافہ بھی خواب میں وحی کے نزول کا ایک اہم سبب رہا۔ لہٰذا خزانوں کے فتح کی خوشخبری اور اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی جہادی کامیابیوں کی خبریں بھی وحی بصورت خواب کا موضوع رہا ہے۔ چنانچہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا کے گھر میں قیلولہ کے دوران آپ ﷺ کو جو خواب دکھلایا گیا، وہ اسی سبب کے تحت معلوم ہوتا ہے۔ امام بخاریؒ اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۷۰۰۱ کے تحت اُمّ حرام کے گھر قیلولہ کرنے اور خواب سے بیداری کا قصہ لے کر آئے ہیں، جبکہ ۷۰۰۲ نمبر والی حدیث میں اُمّ حرام رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کا مکالمہ نقل کرتے ہیں:

قالت: فقلت: ما يضحك يا رسول الله؟ قال:«ناس من أمتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله، يركبون ثبج هذا البحر ملوكًا على الأسرة، أومثل الملوك على الأسرة......»

''اُمّ حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ﷺ کو کون سی بات خوش کر رہی ہے تو آپؐ نے فرمایا: میری اُمت کے کچھ لوگ میرے سامنے (خواب میں) پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جنگ کر رہے تھے۔ وہ سمندر کی سطح پر اس طرح رواں دواں ہیں جیسے بادشاہ تخت پر رونق افروز ہوں......''

آپ ﷺ نے فرمایا:

«لم يبق من النبوة إلا المبشرات» قالوا: وما المبشرات؟ قال:« الرؤيا الصالحة» [۳۸]

''نبوت سے کوئی شے باقی نہیں رہی، سوائے مبشرات کے، صحابہ نے پوچھا: مبشرات کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اچھا خواب۔''

مبشرات، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عہدِ رسالت میں بھی دیکھتے رہے اور خوشخبریاں، زبانِ نبوت سے تعبیر پا کر حاصل کی جاتیں۔

آپ ﷺ نے خواتین کے دیکھے گئے خواب کو بھی وہی اہمیت دی ہے جو کسی مرد کے خواب

---

۳۷ ایضاً: ۷۰۲۴

۳۸ ایضاً: ۶۹۹۰

www.KitaboSunnat.com

کو۔ امام بخاریؒ حضرت عثمان بن مظعونؓ کی وفات پر اُمّ العلاء کے تبصرہ (Remarks) پر آپ ﷺ کے اظہارِ استفسار کی حدیث لے کر آئے ہیں۔ اور اس کا عنوان باب رؤیا النساء[۳۹] رکھا ہے جس سے اُن کا مطلب یہی ہے کہ عورتوں کے خواب بھی مردوں کے خواب کی طرح اہمیت رکھتے ہیں۔ جبکہ باب العين الجارية في المنام میں یہ حدیث مکرر لائے ہیں اور اُس حدیث میں وضاحت ہے کہ اُنہوں نے بعد میں رسول اللہ ﷺ سے خواب بیان فرمایا کہ اُنہوں نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لئے بہتا چشمہ دیکھا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: «ذاك عمله يجري له»[۴۰]

عصر حاضر میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ ﷺ کی ہر پیش گوئی سچ ثابت ہو رہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آثارِ قیامت میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمان کے خواب دن کی روشنی کی طرح سچے ثابت ہوں گے۔''[۴۱] چنانچہ مسلمانوں کو چاہئے کہ تعبیر کے آداب بھی سیکھیں کہ یہ انبیا کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو تعبیرِ خواب سکھلائی۔[۴۲] رسول اللہ ﷺ کو بھی خوابوں کی تعبیر سکھلائی گئی اور آپؐ نے اپنے اور صحابہؓ کے خوابوں کی تعبیر فرمائی اور وہ اللہ نے سچ کر دکھائی۔ آپ ﷺ نے گائے کو ذبح کرنے کا یا اپنی تلوار کو دستے سے ٹوٹا اور پھر اس کو اچھی حالت میں اور خود کو زرہ میں دیکھا تو اس کی تعبیر اہل بیت کے کسی فرد کی شہادت، غزوہ میں مسلمانوں کی ہزیمت اور پھر ریاستِ مدینہ کی مضبوطی سے کی۔[۴۳] اللہ تعالیٰ نے تعبیر خواب کو علم قرار دیا ہے۔[۴۴]

تعبیر کے بہترین آداب تعبیر الرؤیا لابن سیرین میں تفصیل سے درج ہیں:

رسول اللہ ﷺ کی اگر خواب میں زیارت ہو تو اس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:

«من رأني في المنام فقد رآني فإن الشيطان لا يمتثل بي»[۴۵]

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔''

اگر کوئی بیان کرے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی ہے تو اُسے چاہئے کہ خواب میں نظر آنے والے حلیہ کو کسی کے سامنے بیان کرے اور پھر کتبِ حدیث میں

---

(۳۹) باب نمبر ۱۳، ح: ۷۰۰۴ (۴۰) ایضاً: ۷۰۱۸
(۴۱) صحیح مسلم: ۲۲۶۳ (۴۲) سورہ یوسف: ۳۷
(۴۳) فتح الباری: ۱۲/ ۴۲۲ (۴۴) فتح الباری: ۱۱/ ۵۴۱

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کے حلیہ مبارک سے مطابقت دیکھی جائے۔ اگر ہو جائے تو وہ واقعی آپ ﷺ ہیں اگر نہ ہو سکے تو وہ آپ ﷺ نہیں ہیں، کیونکہ شیطان آپ ﷺ کی تمثیل میں نہیں آ سکتا۔ کسی اور شکل میں آ کر لفظاً دھوکہ تو دے سکتا ہے کہ یہ نبی ہیں جیسے کہ مرزا قادیانی نے خود کو مسیح علیہ السلام باور کروانے کی کوشش کی، وہ مسیح علیہ السلام کی شکل اختیار نہ کر سکا، لیکن لوگوں کو مسیح علیہ السلام کا دھوکہ تو دیتا رہا۔ واللہ اعلم بالصواب!

(۴۵) صحیح مسلم: ۵۹۱۹

www.KitaboSunnat.com